اس طرح قسم کھانے کا حکم کہ فلاں کام کروں تو یہودی ہو جاؤں

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی یوں قسم کھائے کہ میں فلاں کام کروں، تو یہودی ہو جاؤں، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

مذکورہ بالا الفاظ قسم کے الفاظ ہیں، یعنی اگر کسی نے ایسا کہا کہ "اگر میں فلاں کام کروں تو یہودی ہو جاؤں" تو حکم یہ ہے کہ اگر وہ کام کر لیتا ہے، تو اس پر قسم توڑنے کا کفارہ لازم آئے گا اور کفر کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر اس کے خیال میں یہ ہو کہ واقعی ایسا کرنے سے وہ یہودی ہو جائے گا اور یہ سمجھ کر وہ کام کیا تو وہ کافر ہو گیا، اس پر لازم ہے کہ توبہ کر کے نئے سرے سے اسلام لائے اور نکاح ہونے کی صورت میں تجدید نکاح بھی کرے، اور اگر جانتا تھا کہ ایسا کرنے سے وہ یہودی نہ ہو گا تو وہ دائرہ اسلام سے خارج تو نہ ہو گا، البتہ وہ گنہگار ہوا اور اس پر قسم کا کفارہ واجب ہے۔

عالمگیری میں ہے:

"لو قال ان فعل کذا فھو یھودی۔۔۔فھو یمین استحسانا کذا فی البدائع حتی لو فعل ذلک الفعل یلزمہ الکفارۃ و ھل یصیر کافرا اختلف المشایخ فیہ قال شمس الائمۃ السرخسی رحمہ اللہ تعالی و المختار للفتوی انہ ان کان عندہ انہ یکفر متی اتی بھذا الشرط و مع ذلک اتی یصیر کافر لرضاہ بالکفر و ان کان عندہ انہ اذا اتی بھذا الشرط لا یصیر کافرا لا یکفر"

ترجمہ: اگر کسی نے ایسا کہا کہ اگر میں نے ایسا کیا تو میں یہودی ہو جاؤں، تو یہ بھی استحساناً یمین ہی ہے، اسی طرح بدائع میں ہے، حتیٰ کہ اگر وہ یہ کام کرے تو اس پر کفارہ لازم آئے گا، اور کیا وہ کافر ہو گا؟ اس بارے

میں مشائخ کا اختلاف ہے، شمس الائمہ سرخسی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ فتوی کے لئے مختار یہ قول ہے کہ اگر وہ جانتا ہے کہ اس شرط کو بجالینے کی وجہ سے کافر ہوجائے گا اس کے باوجود وہ یہ کام کرلیتا ہے تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ اس نے کفر پر رضامندی اختیار کرلی اور اگر اس کے ذہن میں یہ تھا کہ اس کام کے کرنے کے باوجود میں کافر نہ ہوں گا تو اب اس کام کے کرنے کی وجہ سے اس پر کفر کا حکم نہیں ہے۔ (فتاوی عالمگیری، جلد 2، صفحہ 54، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاویٰ رضویہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ چند شخص نے مسجد کے اندر کہا کہ جو شخص بیٹی پر روپیہ لے یا قرضدار کے یہاں کھانا کھائے تو کلمہ شریف اور قرآن سے پھرے تو اس کا کاغذ بھی لکھا مگر وہ کاغذ بھی پھاڑ ڈالا اور وہی کام کرنے لگ گئے ان کے واسطے کیا حکم ہے؟

اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بیٹی پر روپیہ لینا ناجائز ہے اور قرضدار کے یہاں کھانا کھانا اگر قرض کے دباؤ سے ہے تو وہ بھی ناجائز ہے، اور جنہوں نے یہ اقرار کیا تھا کہ جو ایسا کرے وہ کلمہ شریف اور قرآن شریف سے پھرے، پھر اس اقرار سے پھر گئے اور وہ کاغذ پھاڑ ڈالا ان میں سے جس کے خیال میں یہ ہو کہ واقعی ایسا کرنے سے قرآن مجید اور کلمہ طیبہ سے پھر جائے گا اور یہ سمجھ کر ایسا کیا وہ کافر ہوگیا اور اس کی عورت نکاح سے نکل گئی نئے سرے سے اسلام لائے، اس کے بعد عورت اگر راضی ہو تو اس سے دوبارہ نکاح کرے ورنہ مسلمان اسے قطعاً چھوڑ دیں اس سے سلام و کلام اس کی موت وحیات میں شرکت سب حرام، اور جو جانتا تھا کہ ایسا کرنے سے قرآن مجید یا کلمہ طیبہ سے پھرنا نہ ہوگا وہ گنہگار ہوا اس پر قسم کا کفارہ واجب ہے۔

کقولہ ھو بریٔ من اللہ ورسولہ ان فعل کذا

(جیسا کہ وہ یوں کہے اگر ایسا کروں تو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ سے بری ہو جاؤں)۔ (فتاوی رضویہ، جلد 13، صفحہ 578، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی

فتویٰ نمبر : Web-2092

تاریخ اجراء : 03 رجب المرجب 1446ھ/04 جنوری 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net